© rasailojaraid.com

قضیہ اقلیتوں کے مساوی حقوق کا

محمد اسلم رانا' ایڈیٹر ماہنامہ المذاہب لاہور

الحمد للہ کہ وطن عزیز پاکستان میں اقلیتوں کو تمام مسلمہ شہری حقوق حاصل ہیں اور وہ ان سے بہرہ ور بھی ہیں۔ انہیں رہنے سہنے' جینے بسنے' جان و مال کے تحفظ' نقل و حرکت' اپنی جائیدادیں بنانے' خریدنے' کام کاج اور کاروبار کرنے' پیشے اپنانے' اپنے دینی' عام تعلیمی' ٹیکنیکل اور رفاہی اداروں کی تعمیر و قیام اور ملکی تعلیمی اداروں میں داخلہ' اعلیٰ سرکاری ملازمتوں کے امتحانات میں شرکت و کامیابی' پولیس' فوج اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری محکموں' شعبوں اور اداروں میں کوٹہ اور میرٹ کی بنا پر ملازمت کی مراعات اور سہولتیں حاصل ہیں۔

اقلیتی افراد کو سرکاری کمیٹیوں اور کونسلوں میں لیا جاتا ہے۔ انہیں ووٹ دینے اور بلدیاتی اداروں' مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں اپنے ووٹوں سے اپنے ہم مذہب' ہم مسلک' ہم خیال و ہم مشرب اور من پسند نمائندے بھیجنے کے حقوق میسر ہیں۔ انہیں صوبائی اور مرکزی وزرا' مشیر اور پارلیمانی سیکرٹری بھی مقرر کیا جاتا ہے۔ قومی اسمبلی کے ممبران کو بھی باقاعدہ "حج کوٹہ" ملتا ہے۔ جس سے عیسائی کرسمس منانے روم جاتے ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں ایسٹر کے تہوار پر دس عیسائیوں کو روم بھیجا گیا تھا جس پر ۴ لاکھ ۷۲ ہزار روپے خرچہ اٹھا تھا۔ ۱۹۹۶ء میں ۵۰ عیسائی سرکاری ملازمین کو سرکاری اخراجات پر ایسٹر منانے روم بھیجنا منظور کیا گیا تھا۔

اقلیتوں کو اپنے مذہبی جرائد' رسائل' لٹریچر' اخبارات اور کتاب مقدس کی طباعت اور سرعام تقسیم و اشاعت' فروخت' اور خط و کتابت' سکول چلانے کی کھلی چھٹی ہے۔ اکثریتی افراد کو اسلام سے بہکانے' پھسلانے' مرتد بنانے اور اپنے مذہب میں داخل کرنے کی آزادی ہے۔ اقلیتی عبادت گاہوں' مڑھیوں اور قبرستانوں کے لئے زمین مہیا کرنے اور ان کی چاردیواری تک کی تعمیر سرکاری خرچ پر ہونے کی مثالیں موجود ہیں۔ اپنی عبادات' رسومات' جلسے اور کانفرنسیں منعقد کرنے' سرعام مذہبی اور سیاسی جلوس نکالنے' پبلک مقامات پر نعرے مارنے اور ٹریفک روک کر پررونق اور پر ہجوم سڑکوں اور چوراہوں میں تقریریں اور تبلیغ کرنے میں آزاد ہیں۔ دوسرے ملعون بے نظیر دور میں ان کے مذہبی جلسوں کا انعقاد سرکاری اہتمام اور افسروں کی زیرنگرانی ہوتا رہا۔ وفاقی وزیر اقلیتی امور جناب جے سالک عیسائی سکولوں میں جا کر طلبہ اور اساتذہ کو نقد رقوم' سائیکلیں' موٹر سائیکلیں اور عام خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کیا کرتے تھے۔

اقلیتی تہواروں پر ملازمین کو رخصت ملتی ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی سے اقلیتی رہنماؤں کے تیار کردہ پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے اقلیتی ادباء' شعراء کو علاج کے لئے مالی امداد ملتی ہے۔ فن کاروں' موسیقاروں' گلوکاروں' ڈانسروں کی بدرجہ کمال سرپرستی کی جاتی ہے۔ بہترین کارکردگی پر انہیں ایوارڈ (تعریفی سند اور مبلغ پچاس ہزار روپے) عطا کئے جاتے ہیں۔

اکثریت کے جذبات کو پرکاہ کے برابر بھی اہمیت نہیں دی جاتی۔ چنانچہ یہ لوگ سڑکوں پر اسلامی عقائد کے مخالف بینرز لگاتے ہیں۔ صلیبیں لہراتے' فتح صلیب کے نعرے مارتے اور عیسائی مجمع کے ساتھ پاکستان کو بھی صلیب سے برکت دیتے ہیں۔

بے ایمان' باایمانوں کے برابر نہیں ہوتے لیکن عیسائی اقلیت ان حقوق پر مطمئن نہیں ہے۔ اس کا پرزور مطالبہ ہے کہ اقلیتوں کو بھی اکثریت کے مساوی حقوق ملنے چاہئے۔ لیکن جیسا کہ وضاحت کی جا چکی وطن عزیز میں اقلیتوں کو اکثریت کے مساوی تمام شہری حقوق حاصل ہیں۔ البتہ بعض حقوق مسلم اکثریت ہی کے واسطے مختص ہیں۔ مثلا سربراہ مملکت اور وزیراعظم کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ عیسائی اقلیت کی مراد ایسے ہی چند مخصوص حقوق سے ہے۔ واضح ہو کہ اقوام عالم کا عام مروجہ اور مسلمہ دستور العمل بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ ملک کی باگ ڈور اکثریت اپنے ہاتھ میں رکھتی ہے۔ (مذہبی' سیاسی' نسلی) اقلیتوں کے سپرد نہیں کی جاتی۔ جب روس میں کمیونزم کا طوطی بولتا تھا تو وہاں مخالفین (سربراہ مملکت اور کلیدی آسامیوں تو کجا) جینے تک کے حق کو بھی ترستے تھے۔

یہودی' حق تعالیٰ کے فرزند اور پاک و مطہر لوگ تھے۔ غیر اقوام کو جو کچھ سمجھتے تھے خود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بزبان مسیح معلوم ہے۔ فلسطین فقط ۸ ہزار مربع میل کا چھوٹا سا ملک ہے۔ جب اس میں کسی بت پرست ملک کی طرف سے ہوا آتی تو یہودی تھو تھو کرتے کہ ہمارے پھیپھڑے ناپاک ہو گئے ہیں۔ یہودی بت پرستوں کے مکان میں داخل ہونے سے ناپاک ہو جاتے تھے۔

اب ہم عیسائی کتب مقدسہ سے معلوم کریں گے کہ عیسائیت میں بھی بے ایمان اقوام' باایمان عیسائیوں کے "مساوی حقوق" نہیں رکھتیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

(۱) نبوت بے ایمانوں کے لئے نہیں بلکہ ایمانداروں کے لئے نشان ہے۔ (کرنتھی ۱۴:۲۲)

(۲) اگر ہماری خوشخبری پر پردہ پڑا ہے تو ہلاک ہونے والوں ہی کے لئے پڑا ہے تاکہ مسیح جو خدا کی صورت ہے' اس کے جلال کی خوشخبری ان پر نہ پڑے۔ (۲۔ کرنتھی ۴:۳)

(۳) موجودہ عیسائیت کے بانی اور شارع و شارح پولوس مقدس کی خصوصی تاکید ہے۔ "بے ایمانوں کے ساتھ ناہموار جوئے میں نہ جتو کیونکہ راستبازی اور بے دینی میں کیا میل جول یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت؟ مسیح کو بلیعال کے ساتھ کیا موافقت؟ یا ایمان دار کا بے ایمان سے کیا واسطہ؟ (۲ کرنتھی ۶:۱۴:۱۵)

(۴) مسیح نے غیر یہود نامختون بت پرستوں کو "کتے" پکارا تھا۔ (انجیل متی ۱۵:۲۶ پادری ڈملو کی تفسیر بائبل صفحہ ۶۷۸ کالم ۲)

یہاں مقدس پولوس ختنہ کرانے والے یہودیوں کو "کتے" لکھتا ہے اور ان کے ختنہ کی کھال کٹوانے کے ابدی خدائی حکم کی تنسیخ تذلیل اور تضحیک کرتا ہے۔ کتوں سے خبردار رہو۔ بدکاروں سے خبردار رہو۔ کٹوانے والوں سے خبردار رہو۔ کیونکہ مختون تو ہم ہیں اور خدا کی روح کی ہدایت سے عبادت کرتے ہیں اور مسیح یسوع پر فخر کرتے ہیں اور جسم کا بھروسہ نہیں کرتے۔ (فلپی ۳:۲'۳)

پس خود مسیح اور مقدس پولوس کی زبانی مترشح ہوا کہ بے ایمان' باایمانوں کے برابر نہیں ہوتے۔

لہٰذا اگر اسلامی پاکستان میں بے ایمان (عیسائی اور دوسری اقلیتی) جماعتوں کو باایمان مسلمانوں کے مساوی حقوق میسر نہ ہوں تو ازروئے بائبل (بے ایمان سمجھے جانے والے) عیسائیوں کا اعتراض کرنا ناروا ہے۔

امید واثق ہے کہ ہمارے عیسائی بھائی اپنی کتب مقدسہ کے فرمودات کو بغور پڑھ کر ان پر عمل پیرا ہوں گے۔ اقلیتی حقوق کے اکثریتی حقوق کے برابر ہونے کے نظریہ کو خیرباد کہتے ہوئے اقلیتی حقوق پر قناعت کریں گے اور ایک پر امن اور فرماں بردار اقلیت کی طرح رہنا سیکھیں گے۔ اس ضمن میں کتاب مقدس کا تفصیلی حکم ہے۔ "ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار رہے کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ پس جو کوئی حکومتوں کا سامنا کرتا ہے وہ خدا کے انتظام کا مخالف ہے اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائیں گے۔ کیونکہ نیکوکاروں کو حاکموں سے خوف نہیں۔ بلکہ بدکار کو ہے پس اگر تو حاکم سے نڈر رہنا چاہتا ہے تو نیکی کراس کی طرف سے تیری تعریف ہو گی۔ کیونکہ وہ بہتری کے لئے خدا کا خادم ہے۔ لیکن اگر تو بدی کرے تو ڈر کیونکہ وہ تلوار بے فائدہ لئے ہوئے نہیں اور خدا کا خادم ہے کہ اس کے غضب کے موافق بدکار کو سزا دیتا ہے۔ پس تابعدار رہنا نہ صرف غضب کے ڈر سے ضرور ہے بلکہ دل بھی یہی گواہی دیتا ہے۔ تم اس لئے خراج بھی دیتے ہو کہ وہ خدا کے خادم ہیں اور اس خاص کام میں ہمیشہ مشغول رہتے ہیں۔ سب کا حق ادا کرو۔ جس کو خراج چاہئے خراج دو' جس کو محصول چاہئے محصول۔ جس سے ڈرنا چاہئے اس سے ڈرو۔ جس کی عزت کرنا چاہئے اس کی عزت کرو۔ (رومیوں ۱۳:۱ تا ۷)

۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں سکھوں کی تعداد فقط ۲۱۲۶ افراد ہے۔ جو اپنی روزی کمانے میں مصروف و مشغول رہتے ہیں۔ ہندو بھی ملکی معاملات میں واجبی سا حصہ لیتے ہیں اور عام امور سے کچھ سروکار نہیں رکھتے۔ بس ایک عیسائی اقلیت مستعد و فعال ہے اور نام نہاد عجیب واہرج "مساوی حقوق" کا سٹنٹ کھڑا کئے ہوئے ہے۔ یہ عیسائی ہیں جو سکھوں اور ہندوؤں ایسی مطمئن و مسرور اقلیتوں کو بہکا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک نظر سیکولر ہندو بھارت پر بھی ڈال لینی چاہئے۔ جہاں اقلیتیں معروف انسانی اور شہری حقوق سے بھی محروم ہیں۔

پاکستان کی نظریاتی اور اسلامی مملکت نے اقلیتوں کو جو حقوق دے رکھے ہیں، اقوام عالم تو کجا خود عیسائی ممالک میں اقلیتی عیسائی فرقوں کو بھی وہ حقوق نصیب نہیں ہیں۔ "مساوی حقوق" کے یہ چونچلے صرف پاکستانی عیسائیوں کو ہی سوجھ رہے ہیں۔

دعا کرنی چاہئے کہ حق تعالیٰ پاکستان کی اقلیتوں کو شکرگزاری کی توفیق سے نوازے۔

بقیہ۔ یوم تکبیر کا تقدس

مسرت و جرات کے اظہار کے مواقع میں ایسی چیزیں قابل برداشت ہو جاتی ہیں۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ میدان احد میں اکڑ کر چل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چال اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے لیکن اس جیسے موقع پر نہیں۔

لیکن یوم تکبیر کے روز منہیات پر مشتمل پروگرام جو ہماری ثقافت کا لازمہ سمجھے جاتے ہیں اور ایسے ڈھول ڈھمکے اور دھوم دھڑکے تو ظاہر بات ہے اس (یوم تکبیر) کے تقدس کے سراسر منافی ناقابل برداشت اور گستاخی سمجھے جائیں گے۔

© rasailojaraid.com